# (۴۱)

(فرمودہ ۶۔ جولائی ۱۹۵۱ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

کل غلطی سے عید کا وقت ساڑھے نو بجے صبح مقرر ہو گیا اور یہ غلطی اس لئے ہوئی کہ میں نے پچھلے تین سال یہ عید کوئٹہ کے مقام پر گزاری ہے کوئٹہ ایک لمبا شہر ہے وہاں دوست کئی کئی میل سے عید کے لئے آتے ہیں۔ پھر فوجی لوگ بھی ہیں ان کا بھی لحاظ رکھ کر عید دیر سے پڑھی جاتی ہے لیکن یہاں گرمی اور آبادی کی وسعت کے لحاظ سے وقت ساڑھے آٹھ ہونا چاہئے تھا بلکہ اس سے بھی پہلے یہ نماز ادا ہونی چاہئے اور عید الاضحیہ تو سات بجے ہونی چاہئے بہرحال ہمارے کارکنوں کو چاہئے کہ وہ آئندہ اگر مجھ سے عید کا وقت پوچھیں تو مجھے یاد دلایا کریں کہ احباب کی ضرورتوں اور موسم کا لحاظ ضروری ہے۔

دوستوں کی ضروریات اور موسم کا لحاظ رکھتے ہوئے میں خطبہ اختصار کے ساتھ پڑھوں گا اور اس لئے بھی کہ زیادہ لمبا خطبہ سننا آپ لوگوں کے لئے اس وقت ناممکن ہے۔ مشہور ہے کہ نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے یہاں کوئی دو سو عورت لیکچر دے رہی ہے اس شور کی وجہ سے میں خود بھی نہیں سمجھ سکتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں کُجا یہ کہ آپ لوگ میرے الفاظ سن سکیں۔ آئندہ عورتوں کے لئے یہاں جگہ نہیں بنانی چاہئے بلکہ دو سو گز پرے ہٹ کر جگہ بنانی چاہئے تا وہ اگر خود لیکچر دینا چاہیں تو ہمیں ان کی آواز سنائی نہ دے اور اگر وہ ہماری بات سننا چاہیں تو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سن لیں۔

آج کی تقریب کے لحاظ سے میں دوستوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ لوگوں کے لئے عید آتی ہے تو وہ ان کے لئے خوشی کی تقریب ہوتی ہے لیکن ہم جن حالات میں سے گزر رہے ہیں عید ہمارے زخموں کو ہرا کرنے کے لئے آتی ہے۔ عید کے معنی لوٹنے کے ہیں اور عید کو عید اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دن بار بار آئے لیکن آج جو اسلام کا حال ہے، آج جو محمد ﷺ کا حال ہے، آج جو قرآن کریم کی قدر کی جاتی ہے، آج جو خدا تعالیٰ کی قدر ہے، آج جو دین کی دنیا پر حکومت قائم ہے، ہم جو مقدس[1] مرکز سے نکال کر باہر پھینک دیئے گئے ہیں کون

بد بخت ہے جو کہے کہ یہ دن بار بار آئیں۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ ایسے دن اسلام اور احمدیت پر نہ آئیں۔ اسلام اور احمدیت پر فتح اور کامیابی کے دن بار بار آئیں' ان پر غلبہ کے دن بار بار آئیں' خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکتوں کے دن بار بار آئیں' مرکز کی مضبوطی اور اس پر قبضہ کے دن بار بار آئیں' نیکی' تقویٰ' پرہیزگاری اور خدا تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے دن بار بار آئیں جب ایسا ہو گا تو ہمارے لئے حقیقی عید ہو گی۔

یہ عید ہمیں یاد دلانے آتی ہے کہ اے بندۂ خدا! تم عید منا رہے ہو لیکن تم یہ فکر نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ تمہارے لئے حقیقی عید لائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ یہ وقت انسان کی اپنی کوششوں کے نتیجہ میں آتا ہے۔ سو تم اپنے قلوب کی اصلاح کرو' اپنے اندر سچائی پیدا کرو' دیانت پیدا کرو' فتنہ و فساد کو کچل دو' تم اپنے ایمان کی فکر کرو تا خدا تعالیٰ ہمارے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے عید کا دن لائے اور پھر اس عید کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔ اے خدا! تُو اپنے کمزور بندوں کو معاف کر اور انہیں توفیق دے کہ وہ اپنی اصلاح کر سکیں ایسی اصلاح جو تیرے فضل کو کھینچ سکے تا دنیا پر اسلام کی حکومت قائم ہو جائے اور تیرے بندے بھی عید کا منہ دیکھ سکیں۔

اب میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے حقیقی خوشی کا دن لائے اور وہ ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ اصل چیز یہی ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور کرے کہ وہ اس خوشی کے دن کے آنے میں روک بن رہی ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ کا فرشتوں سے کیا رشتہ ہے کہ وہ آسمان پر فرشتوں میں رہتا ہے اگر تم فرشتے بن جاؤ تو خدا تعالیٰ اسی طرح زمین پر آجائے جس طرح وہ آسمان پر ہے۔

(الفضل ۱۷۔ جولائی ۱۹۵۱ء)

---

ل جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کی طرف اشارہ ہے۔ جہاں سے خدائی سنت اور تقدیر کے تحت ۱۹۴۷ء میں ہجرت کرنا پڑی۔